۸ ۲ جمادی الاُولیٰ، ۱۴۴۴ھ / ۳ ۲ دسمبر، 2022ء

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام

بحضور

سیّد المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(کرسمس کے موقع پر)

alnizamia7374429@gmail.com 042-37374429 0315-7374429

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ، أَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

وَاِذۡ قَالَ عِیۡسَی ابۡنُ مَرۡیَمَ یٰبَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ اِنِّیۡ رَسُوۡلُ اللّٰہِ اِلَیۡکُمۡ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَیۡنَ یَدَیَّ مِنَ التَّوۡرٰىۃِ وَمُبَشِّرًۢا بِرَسُوۡلٍ یَّاۡتِیۡ مِنۡۢ بَعۡدِی اسۡمُہٗۤ اَحۡمَدُ ؕ فَلَمَّا جَآءَہُمۡ بِالۡبَیِّنٰتِ قَالُوۡا ہٰذَا سِحۡرٌ مُّبِیۡنٌ ۔[الصف 6:61]

اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوبِ مکرم ﷺ کو جو بے شمار اِعزازات عطا فرمائے، اُن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اُس نے تمام انبیائے کرام عَلَیۡہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالتَّسۡلِیۡمات سے اِس بات کا پختہ وعدہ لیا کہ جب نبیِ آخر الزماں ﷺ تشریف لائیں گے تو تم اُن پر ایمان بھی لاؤ گے اور اُن کی مدد بھی کرو گے۔ سورۂ آلِ عمران کی آیت نمبر 81 میں اِس کا تفصیلی تذکرہ موجود ہے۔

اجتماعی وعدہ کے ساتھ ساتھ سیدنا عیسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیۡہِ الصَّلاۃُ وَالسَّلام سے خصوصی عہد کا ذکر بھی روایات میں موجود ہے۔
سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سیدنا عیسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیۡہِ الصَّلاۃُ وَالسَّلام کو وحی فرمائی: يَاعِيسٰى! آمِنْ بِمُحَمَّدٍ وَأْمُرْ مَنْ أَدْرَكَهُ مِنْ أُمَّتِكَ أَنْ يُّؤْمِنُوْا بِهِ، فَلَوْلَا مُحَمَّدٌ مَا خَلَقْتُ آدَمَ، وَلَوْلَا مُحَمَّدٌ مَّا خَلَقْتُ الْجَنَّةَ وَلَا النَّارَ... یعنی "اے عیسیٰ! نبیِ آخر الزماں محمد ﷺ پر ایمان لایئے اور اپنی اُمت کو حکم دیجیے کہ جو اُن کا زمانہ پائے اُن پر ایمان لائے۔ اگر محمد ﷺ نہ ہوتے تو مَیں آدم کو بھی پیدا نہ فرماتا (آدم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیۡہِ الصَّلاۃُ وَالسَّلام نہ ہوتے تو کوئی انسان بھی نہ ہوتا)... اور اگر محمد ﷺ نہ ہوتے تو مَیں جنت و دوزخ کو بھی پیدا نہ فرماتا۔" (المستدرک علی الصحیحین، حدیث: 4227[1])

چنانچہ تمام انبیائے کرام عَلَیۡہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالتَّسۡلِیۡمات نے اپنے اپنے دَور میں سرکارِ دو عالم ﷺ کے اوصافِ کریمہ کا چرچا کیا، اپنے اُمتیوں سے آپ پر ایمان لانے کا عہد لیا اور آپ کے استقبال کے لیے لوگوں کو تیار کیا۔

بالخصوص سیدنا عیسیٰ علیہ السلام تاجدارِ ختمِ نبوت ﷺ کی عظمتوں کے ڈنکے بجانے میں پیش پیش ہیں... جب آپ آسمان کی طرف اُٹھائے جانے سے پہلے دُنیا میں موجود تھے، تب بھی رسول اللہ ﷺ کی خوش خبریاں دیتے رہے... قیامت کے قریب آسمان سے

---

[1] امام حاکم نیشاپوری علیہ الرحمہ نے "المستدرك على الصحيحين" میں اور امام تقی الدین علی سبکی علیہ الرحمہ نے "شفاء السقام" میں اِس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے، نیز شفاء السقام کے محقق نے بھی اس کی تائید میں مفصل کلام کیا ہے۔ (شفاء السقام، ص:359 تا 362، دار الکتب العلمیہ) علامہ یوسف صالحی شامی علیہ الرحمہ نے "سبل الهدى والرشاد في سيرة خير العباد" میں عنوان قائم کیا: الباب الثاني في خلق آدم وجميع المخلوقات لأجله ﷺ (بابِ ثانی اس بارے میں کہ جناب آدم علیہ السلام سمیت تمام مخلوق آپ ﷺ کے طفیل پیدا کی گئی ہے)، اس باب میں اُنھوں نے حدیثِ مذکور کو ذکر کرنے کے بعد اس کے متعدد شواہد نقل کیے ہیں۔ (سبل الہدی والرشاد، ج:1، ص:74) علامہ عجلونی علیہ الرحمہ نے "کشف الخفاء" میں فیصلہ کُن بات کہی: وأقول لكن معناه صحيح وإن لم يكن حديثا. یعنی الفاظ اصطلاحِ اُصولِ حدیث کے مطابق صحیح نہ بھی ہوں تو معنی صحیح ہے۔ (کشف الخفاء ومزیل الالباس)

http://www.suffahpk.com/hadess-lo-la-lima-khalaqtal-iflak-sai-mutaliq/

https://alsaduuq.wordpress.com/2012/02/28/188/

دوبارہ زمین پر تشریف لائیں گے تب بھی مصطفیٰ کریم ﷺ کے نائب بن کر پوری دُنیا میں اسلام کی عظمتوں کے پرچم لہرائیں گے... اور جب میدانِ محشر میں جلوہ افروز ہوں گے تب بھی گھبرائی ہوئی مخلوق کو شفیعِ اعظم ﷺ کی بارگاہ میں آپ ہی بھیجیں گے۔

ہر سال 25 دسمبر کو دُنیا بھر کے عیسائی "کرسمس" کے عنوان سے سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا جشنِ ولادت مناتے ہیں اور بہت ساری بے ہودہ و کفریہ رسمیں بھی پوری کرتے ہیں۔ افسوس کہ مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد بھی رواداری کو بنیاد بنا کر عیسائیوں کے اِس خالص کفریہ مذہبی تہوار میں شریک ہوتی ہے اور عیسائیوں کو مبارک باد دیتی ہے۔

ہونا تو یہ چاہیے کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام نے ہمیشہ جس عظیم الشان رسول ﷺ کی عظمتوں کا پرچار کیا... آپ کا نام لینے والے، آپ کی تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے اُس نبیِ آخر الزماں ﷺ پر ایمان لائیں اور دل و جان سے اُن کی غلامی کریں... اگر وہ بدنصیب ایسا نہیں کرتے تو کم از کم نبی آخر الزماں ﷺ کا کلمہ پڑھنے والے آپ ﷺ کی قدر کریں اور آپ کا کلمہ پڑھنے کے بعد آپ کے دینِ متین کے علاوہ کسی دین کا تصوّر بھی نہ کریں، مگر افسوس کہ دین سے دُوری کے سبب مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد، بالخصوص نوجوان نسل دینی تقاضوں سے ناآشنا ہے اور کفار کی مذہبی رسومات میں بھی شریک ہو جاتی ہے۔

آج کے خطبہ میں سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی خوش خبریوں اور کرسمس سے متعلق کچھ باتوں کا تذکرہ ہوگا۔

سیدنا عیسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے تعلق

مسلمان تمام انبیائے کرام عَلَیۡہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالتَّسۡلِیۡمَات پر ایمان رکھتے ہیں اور اُن کی تعظیم و تکریم کرتے ہیں۔ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام سے بھی ہمارا نہایت گہرا قلبی تعلق ہے؛ کیونکہ ہمارے آقا و مولا ﷺ نے بھی اُن سے محبت کا اِظہار فرمایا ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: «أَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَالْأَنْبِيَاءُ إِخْوَةٌ لِعَلَّاتٍ، أُمَّهَاتُهُمْ شَتَّى وَدِينُهُمْ وَاحِدٌ.» یعنی "مَیں دُنیا و آخرت میں تمام لوگوں کی بہ نسبت عیسیٰ ابن مریم کے زیادہ قریب ہوں، انبیا باپ شریک بھائی ہیں، سب کا دین ایک ہی ہے (تمام انبیا کے اُصول یکساں ہیں، سب نے ایک ہی طرح کے عقائد سکھائے ہیں)، تاہم (حالات اور مصلحتوں کے مطابق) اُن کی شریعتیں مختلف ہیں۔" (صحیح بخاری، حدیث: 3443)

دنیا میں یوں قریب ہیں کہ سیدنا عیسیٰ کے بعد خاتم النبیین ﷺ ہی تشریف لائے، درمیان میں کوئی اور رسول نہیں آیا، اُنھوں نے آپ ﷺ کی خوش خبریاں سنائیں، پھر قیامت کے قریب دوبارہ زمین پر تشریف لائیں گے اور تاجدارِ ختمِ نبوت ﷺ کے نائب بن کر آپ کے دین کو سربلند کریں گے اور وفات کے بعد آپ ﷺ کے روضۂ اقدس میں دفن ہوں گے... اور آخرت میں اِس طرح قریب ہوں گے کہ میدانِ محشر میں سیدنا عیسیٰ ہی لوگوں کو رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں شفاعت کی التجا کے لیے بھیجیں گے۔ (مرقاۃ و مرآۃ)

سیدنا عیسیٰ... آسمان پر اُٹھائے جانے سے پہلے

سیدنا عیسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں نہایت قرب اور عزت و وجاہت حاصل ہے۔ آپ کو کئی عظیم الشان معجزات سے نوازا گیا۔ قرآنِ مجید میں ہے کہ آپ مٹی کے پرندے بنا کر اُن میں پھونک مارتے تو وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے جاندار ہو کر اُڑنے لگتے... آپ کی دُعا سے پیدائشی نابینا کو آنکھیں مل جاتیں اور کوڑھ کے بیمار بھی شفایاب ہو جاتے... آپ اللہ تعالیٰ کے حکم سے مُردوں کو زندہ کر دیتے اور لوگوں کو بتا دیتے کہ اُنھوں نے کیا کھایا ہے اور گھروں میں کیا چھپا کر رکھا ہے... آپ کی ولادت بھی قدرتِ الٰہیہ کی عظیم نشانی ہے، کہ اللہ کریم نے آپ کو بغیر باپ کے پیدا فرمایا اور آپ کا آسمانوں پر زندہ اُٹھایا جانا بھی شانِ خداوندی کا انوکھا اِظہار ہے۔

ربّ تعالیٰ کے حکم سے جہاں آپ نے لوگوں کو توحید کی دعوت دی وہاں میلادِ مصطفیٰ کریم ﷺ کی خوش خبریاں بھی عطا کیں۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: وَاِذْ قَالَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ یٰبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَمُبَشِّرًۢا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِی اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ ؕ فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِالْبَیِّنٰتِ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِیْنٌ۔ ”اور یاد کرو جب عیسیٰ ابن مریم نے کہا: اے بنی اسرائیل! یقیناً میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں، اپنے سے پہلی کتاب تورات کی تصدیق کرنے والا ہوں اور اُس عظیم الشان رسول کی خوش خبری دیتا ہوں جو میرے بعد تشریف لائیں گے... اُن کا نام احمد ہے، پھر جب وہ (احمد) اُن کے پاس روشن نشانیاں لے کر تشریف لائے تو اُنھوں (کافروں) نے کہا: یہ کھلا جادو ہے۔“ [الصف 6:61]

اگرچہ عیسائیوں نے اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ اِنجیل میں بہت سی تبدیلیاں کر دی ہیں، اِس کے باوجود اِس تحریف شدہ اِنجیل میں بھی متعدد ایسی آیات موجود ہیں جن میں سرکارِ دوعالم ﷺ کے تشریف لانے کی خوش خبری دی گئی تھی۔ (1)

صحابیٔ رسول سیدنا عِرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ مَیں نے مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

«وَسَأُخْبِرُکُمْ بِأَوَّلِ ذٰلِكَ: دَعْوَةُ أَبِي إِبْرَاهِیْمَ وَبِشَارَةُ عِیْسٰی وَرُؤْیَا أُمِّيَ الَّتِيْ رَأَتْ حِیْنَ وَضَعَتْنِيْ أَنَّهٗ خَرَجَ مِنْهَا نُوْرٌ أَضَاءَتْ لَهَا مِنْهُ قُصُوْرُ الشَّامِ.» یعنی ”مَیں تمھیں بتاتا ہوں کہ میری نبوت و عظمت کا اِظہار کیسے شروع ہوا، میرے جدّ امجد جناب ابراہیم نے میرے بارے میں ہی دُعا کی تھی، اور جناب عیسیٰ نے میری ہی خوش خبری سنائی تھی، اور مَیں ہی اپنی والدہ کا وہ نظارہ ہوں جو اُنھوں نے میری ولادت کے وقت دیکھا تھا کہ اُن سے ایک نور نکلا جس سے اُن کے لیے شام کے محلات روشن ہو گئے۔“

(صحیح ابن حبان، حدیث:6404، شرح السنہ، حدیث:3626، شعب الایمان، حدیث:1322)

---

[1] تفصیل کے لیے اِسی آیتِ کریمہ کے تحت تبیان القرآن اور دیگر تفاسیر ملاحظہ کیجیے۔

سیدنا عیسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے سرکارِ دوعالم ﷺ کے اوصافِ حمیدہ اتنے واضح طور پر بتائے تھے کہ جن خوش نصیبوں نے رسول اللہ ﷺ کا زمانۂ مبارک پایا اور ضِدّی نہیں تھے، اُنھیں آپ ﷺ کو دیکھتے ہی، بلکہ آپ کے بارے میں سنتے ہی یقین ہو گیا کہ یہی وہ عظیم الشان رسول ہیں جن کی سیدنا عیسیٰ علیہ السلام نے خوش خبریاں سنائی تھیں۔

سیدنا جعفر طیار رضی اللہ عنہ نے جب شاہِ حبشہ حضرت اَصْحَمہ نَجَاشی رضی اللہ عنہ کے سامنے مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ کے اوصافِ کریمہ کا ذکر کیا تو وہ کہنے لگے: أَشْهَدُ أَنَّهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، وَأَنَّهُ الَّذِيْ بَشَّرَ بِهٖ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ، وَلَوْلَا مَا أَنَا فِيْهِ مِنَ الْمُلْكِ لَأَتَيْتُهٗ حَتّٰى أَحْمِلَ نَعْلَيْهِ۔ یعنی میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں، بلاشبہ سیدنا عیسیٰ نے آپ ہی کی بشارت دی تھی، اگر میرے اُوپر سلطنت کی ذمہ داریاں نہ ہوتیں تو مَیں آپ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر آپ کے نعلَین شریفَین اُٹھانے کی سعادت حاصل کرتا۔(سنن ابی داود، حدیث:3205)

سیدنا عیسیٰ... آسمان سے تشریف لانے کے بعد

قرآنِ مجید میں واضح طور پر فرمایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سیدنا عیسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو زندہ آسمانوں پر اُٹھالیا تھا، جو لوگ سمجھتے ہیں کہ معاذ اللہ آپ کو سولی دی گئی اُنھیں کچھ معلوم نہیں، وہ غلطی فہمی میں ہیں۔(النساء4:157 تا159) چنانچہ آپ اب بھی زندہ ہیں اور آسمان میں موجود ہیں، ابھی آپ کے بارے میں موت کا وعدہ پورا ہونا باقی ہے۔

احادیثِ طیبہ سے معلوم ہوتا ہے کہ قیامت سے پہلے جب دجال پوری دُنیا میں فتنہ پھیلانے کے بعد ملکِ شام پہنچے گا تو سیدنا عیسیٰ علیہ السلام نمازِ فجر کے وقت شام کے دار الحکومت دِمَشق کی جامع مسجد کے مشرقی مینارہ پر آسمان سے اُتریں گے۔ نمازِ فجر کے لیے اِقامت (تکبیر) ہو چکی ہو گی، وہاں حضرت امام مَہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی موجود ہوں گے، سیدنا عیسیٰ علیہ السلام اُنھیں نماز پڑھانے کا حکم دیں گے، چنانچہ وہ نماز پڑھائیں گے اور سیدنا عیسیٰ علیہ السلام اُن کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔[1]

تحفظِ عقیدۂ ختمِ نبوت: سیدنا عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے نبی ہیں اور نبی تمام مخلوق سے افضل ہوتا ہے۔ سیدنا امام محمد مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا درجہ بھی اگرچہ بہت بڑا ہو گا... نبی کریم ﷺ کی اولادِ پاک سے ہوں گے، عدل وانصاف قائم کریں گے، مگر بہر حال اُمّتی ہوں گے، نبی نہیں ہوں گے؛ لہٰذا سیدنا عیسیٰ علیہ السلام امام مہدی سے افضل ہیں... اِس کے باوجود آپ خود نماز پڑھانے کے بجائے امام مہدی کو امامت کا حکم کیوں دیں گے؟ محدثین علیہم الرحمہ نے اِس کا جواب دیتے ہوئے یہ بھی لکھا: اگر سیدنا عیسیٰ علیہ السلام امامت کروائیں تو ممکن ہے کہ کسی احمق کو غلط فہمی ہو جائے کہ نیا نبی آگیا ہے، یوں عقیدۂ ختمِ نبوت میں شک ہو جائے گا۔

---

[1] عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ مرفوعًا: « كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيْكُمْ وَإِمَامُكُمْ مِنْكُمْ ۔» (صحیح البخاری: 3449)

چنانچہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام خاتم النبیین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے ایک اُمّتی کے پیچھے نماز پڑھ کر یہ بتائیں گے وہ آخری نبی ہی ہیں، مَیں اُن سے پہلے آنے والا نبی ہوں اور اب اُنہی کی شریعت کو نافذ کرنے کے لیے آیا ہوں...یوں مرزا قادیانی اور دوسرے دجّالوں کو بھی پیغام ملے گا کہ دُنیاوی مفادات کی خاطر عقیدۂ ختمِ نبوت پر حملہ کرتے ہوئے نبوّت کا جھوٹا دعوٰی کرنے والو! دیکھ لو، مَیں سچا نبی ہوں، مگر اب اپنا کلمہ پڑھوانے کے لیے نہیں، بلکہ خاتم النبیین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا کلمہ پڑھوانے کے لیے آیا ہوں اور میری موجودگی میں.. میرے حکم سے.. تاجدارِ ختمِ نبوّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا ایک اُمّتی نماز پڑھا رہا ہے، مَیں اُس کے پیچھے کھڑا ہوں۔[1]

شریعتِ مصطفویہ کی ترویج: سیدنا عیسیٰ علیہ السلام سرکارِ دوعالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی شریعتِ مطہّرہ کو نافذ کریں گے، مثلاً

⟸ ”صلیب“ (Christian cross) عیسائیوں کا مذہبی نشان ہے، ہر گرجا گھر / کلیسا (Church) میں لگایا جاتا ہے، عیسائی اپنی عمارات، بلکہ اپنے سینے پر بھی عقیدت سے یہ نشان بناتے ہیں، رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا کہ عیسیٰ علیہ السلام صلیب کو توڑ دیں گے۔

⟸ عیسائی خنزیر کو حلال سمجھتے ہیں اور اِس سے تیار ہونے والے کھانے بہت شوق سے کھاتے ہیں، حدیثِ پاک میں ہے کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام خنزیر کو کھانے پر مکمل پابندی لگاتے ہوئے اُسے قتل کریں گے۔

⟸ اِس وقت یہ حکم ہے کہ اہلِ کتاب یا تو اسلام قبول کرلیں یا ٹیکس ادا کرکے اسلامی ریاست کے شہری بنیں، یہ دونوں صورتیں اختیار نہ کریں تو مسلمان اُن سے جہاد کریں گے...ارشادِ نبوی کے مطابق سیدنا عیسیٰ علیہ السلام ٹیکس قبول نہیں کریں گے، اُس دور میں اہلِ کتاب سمیت دُنیا بھر کے کفار کے لیے یہ حکم ہو گا کہ اسلام قبول کرو، ورنہ قتل کردیا جائے گا۔[2]

⟸ اللہ تعالٰی کی مدد یوں شاملِ حال ہو گی کہ اگر کوئی یہودی قتل سے بچنے کے لیے پتھر، درخت یا کسی اور چیز کے پیچھے چھپے گا تو وہ چیز بول پڑے گی: اے مسلمان! یہ یہودی چھپا ہے، اِدھر آکر اِسے قتل کردو۔[3]

⟸ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا کہ اُس وقت پوری دُنیا میں صرف دینِ اسلام باقی رہے گا، دیگر تمام دیگر مذاہب ختم ہو جائیں گے[4] اور تمام لوگ مسلکِ اہلِ سنّت وجماعت پر ہوں گے۔[5]

---

[1] وَقَالَ ابن الْجَوْزِيّ: لَوْ تَقَدَّمَ عِيسٰى إِمَامًا لَوَقَعَ فِي النَّفْسِ إِشْكَالٌ، وَلَقِيلَ أَتُرَاهُ تَقَدَّمَ نَائِبًا أَوْ مُبْتَدِئًا شَرْعًا؟ فَصَلَّى مَأْمُومًا؛ لِئَلَّا يَتَدَنَّسَ بِغُبَارِ الشُّبْهَةِ وَجْهُ قَوْلِهِ(ﷺ): ”لَا نَبِيَّ بَعْدِي“۔ (فتح الباری، عمدة القاری، ارشاد الساری)

[2] عن أبي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قال: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيُوشِكَنَّ أَنْ يَنْزِلَ فِيكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا مُقْسِطًا، فَيَكْسِرَ الصَّلِيبَ وَيَقْتُلَ الْخِنْزِيرَ وَيَضَعَ الْجِزْيَةَ وَيَفِيضَ الْمَالُ حَتّٰى لَا يَقْبَلَهُ أَحَدٌ۔ (صحیح بخاری: 2222 و صحیح مسلم: 155)

[3] فی روایة أبی امامة مرفوعا: فَلَا يَبْقٰى شَيْءٌ مِمَّا خَلَقَ اللهُ يَتَوَارٰى بِهِ يَهُودِيٌّ إِلَّا أَنْطَقَ اللهُ ذٰلِكَ الشَّيْءَ...لَا حَجَرَ، وَلَا شَجَرَ، وَلَا حَائِطَ، وَلَا دَابَّةَ، إِلَّا الْغَرْقَدَةَ، فَإِنَّهَا مِنْ شَجَرِهِمْ، لَا تَنْطِقُ إِلَّا قَالَ: يَا عَبْدَ اللهِ الْمُسْلِمَ! هٰذَا يَهُودِيٌّ، فَتَعَالَ اقْتُلْهُ۔ (سنن ابن ماجہ: 4077)

[4] فی روایة أبی هريرة مرفوعا: وَيُهْلِكُ اللهُ فِي زَمَانِهِ الْمِلَلَ كُلَّهَا إِلَّا الْإِسْلَامَ... (سنن ابوداود، حدیث: 4324)

[5] بہارِ شریعت، ج: 1، ص: 123

⇐ اسلامی احکام کے مکمل نفاذ اور سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی برکت سے مال بہت زیادہ ہو گا اور دلوں سے دُنیا کی محبت یوں ختم ہو جائے گی کہ اگر کوئی شخص دوسرے کو مال دے گا تو وہ قبول نہیں کرے گا... کہے گا: مجھے ضرورت ہی نہیں۔

⇐ آپس میں عداوت و بغض اور حسد مکمل طور پر ختم ہو جائے گا... [1] انسان تو انسان رہے، جانوروں میں بھی شر ختم ہو جائے گا... بچے سانپوں سے کھیلیں گے، مگر سانپ اُنھیں کوئی تکلیف نہیں دیں گے... شیر، بھیڑیا اور بکری اکٹھے چریں گے، مگر بھیڑیا بکری کو کوئی تکلیف نہیں دے گا۔

⇐ کھانے وغیرہ ہر چیز میں برکت ہی برکت ہو جائے گی۔ [2]

چنانچہ 45 سال [3] تک اسلام کی تبلیغ واِشاعت کے بعد سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی وفات ہو گی، پھر وہ گنبدِ خَضرا شریف کے نیچے سرکارِ دوعالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے پاس دفن ہوں گے اور قیامت کے روز نبی مکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے ہمراہ قبر سے باہر تشریف لائیں گے۔ [4]

سیدنا عیسیٰ... میدانِ محشر میں

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی طویل حدیثِ پاک میں یہ بھی ہے کہ میدانِ محشر کی گرمی اور دیگر مصیبتوں سے تنگ آکر لوگ کسی ایسی ہستی کو تلاش کریں گے جو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اُن کی سفارش کردے اور حساب وکتاب شروع ہو۔ چنانچہ وہ سیدنا آدم کے پاس، پھر سیدنا نوح کے پاس، پھر سیدنا ابراہیم کے پاس، پھر سیدنا موسیٰ کے پاس... غرضیکہ مختلف بارگاہوں میں حاضری کے

---

[1] ففی روایة أبی هریرة مرفوعا: وَلَتُتْرَكَنَّ الْقِلَاصُ فَلَا يُسْعَى عَلَيْهَا، وَلَتَذْهَبَنَّ الشَّحْنَاءُ وَالتَّبَاغُضُ وَالتَّحَاسُدُ۔ (صحیح مسلم:243)

[2] فی روایة أبی امامة مرفوعًا: وَتُرْفَعُ الشَّحْنَاءُ وَالتَّبَاغُضُ وَتُنْزَعُ حُمَةُ كُلِّ ذَاتِ حُمَةٍ، حَتَّى يُدْخِلَ الْوَلِيدُ يَدَهُ فِي الْحَيَّةِ فَلَا تَضُرَّهُ، وَتُفِرَّ الْوَلِيدَةُ الْأَسَدَ فَلَا يَضُرُّهَا، وَيَكُونَ الذِّئْبُ فِي الْغَنَمِ كَأَنَّهُ كَلْبُهَا، وَتُمْلَأُ الْأَرْضُ مِنَ السِّلْمِ كَمَا يُمْلَأُ الْإِنَاءُ مِنَ الْمَاءِ، وَتَكُونُ الْكَلِمَةُ وَاحِدَةً فَلَا يُعْبَدُ إِلَّا اللهُ، وَتَضَعُ الْحَرْبُ أَوْزَارَهَا، وَتُسْلَبُ قُرَيْشٌ مُلْكَهَا، وَتَكُونُ الْأَرْضُ كَفَاثُورِ الْفِضَّةِ، تُنْبِتُ نَبَاتَهَا بِعَهْدِ آدَمَ حَتَّى يَجْتَمِعَ النَّفَرُ عَلَى الْقِطْفِ مِنَ الْعِنَبِ فَيُشْبِعَهُمْ، وَيَجْتَمِعَ النَّفَرُ عَلَى الرُّمَّانَةِ فَتُشْبِعَهُمْ، وَيَكُونَ الثَّوْرُ بِكَذَا وَكَذَا مِنَ الْمَالِ، وَتَكُونَ الْفَرَسُ بِالدُّرَيْهِمَاتِ۔ (سنن ابن ماجہ، حدیث:4077)

[3] روایات میں 40 سال کا بھی ذکر ہے، شاید اُن میں کسر کو حذف کرکے 40 فرمایا گیا۔ (مرقاۃ المفاتیح)

[4] عن عبد الله بن سلام رضی الله عنه: «مَكْتُوبٌ فِي التَّوْرَاةِ صِفَةُ مُحَمَّدٍ وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ يُدْفَنُ مَعَهُ» فَقَالَ أَبُو مَوْدُودٍ: وَقَدْ بَقِيَ فِي الْبَيْتِ مَوْضِعُ قَبْرٍ۔ (سنن ترمذی، حدیث:3617)

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ «يَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ إِلَى الْأَرْضِ، فَيَتَزَوَّجُ، وَيُولَدُ لَهُ، وَيَمْكُثُ خَمْسًا وَأَرْبَعِينَ سَنَةً، ثُمَّ يَمُوتُ فَيُدْفَنُ مَعِي فِي قَبْرِي، فَأَقُومُ أَنَا وَعِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ فِي قَبْرٍ وَاحِدٍ بَيْنَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ.» (مشكوة المصابيح، حديث:5508)

بعد سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آکر کہیں گے: يَا عِيْسٰى، أَنْتَ رَسُوْلُ اللهِ وَكَلِمَتُهٗ أَلْقَاهَا إِلٰى مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِّنْهُ، وَكَلَّمْتَ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا، اِشْفَعْ لَنَا أَلَا تَرٰى إِلٰى مَا نَحْنُ فِيْهِ؟ اے عیسیٰ! آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں، اللہ تعالیٰ کا کلمہ ہیں جو اُس نے مریم کی طرف بھیجا، آپ اللہ تعالیٰ کی طرف سے خاص روح ہیں، آپ کو یہ بھی اعزاز حاصل ہے کہ آپ نے بچپن میں ہی جھولے میں کلام کیا تھا، آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس حالت میں ہیں؟ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ہماری سفارش کر دیجیے۔

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے غضب کا تذکرہ کرکے فرمائیں گے: نَفْسِيْ نَفْسِيْ نَفْسِيْ! اِذْهَبُوْا إِلٰى غَيْرِيْ، اِذْهَبُوْا إِلٰى مُحَمَّدٍ ﷺ۔ یعنی آج مجھے اپنی فکر ہے، مجھے بھی شفاعت کی ضرورت ہے، کسی اور کے پاس جاؤ، خاتم النبیین ﷺ کی بارگاہ میں پہنچو (آج صرف وہی شفاعت کریں گے)۔

چنانچہ لوگ بارگاہِ شفیع المذنبین ﷺ میں حاضر ہو کر آپ کے فضائل و مناقب بیان کرکے نہایت لجاجت کے ساتھ شفاعت کی التجا کریں گے، رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ کے سامنے سجدہ ریز ہو کر شفاعت کریں گے اور ربّ تعالیٰ کمالِ کرم سے شفاعت کو قبول فرمائے گا۔ (صحیح بخاری، حدیث: 4712) پھر میدانِ محشر میں ہر طرف رسول اللہ ﷺ کی تعریفوں کے چرچے ہو جائیں گے۔

میدانِ محشر میں نبی پاک ﷺ کے پاس حاضر ہونے کا مشورہ بھی سیدنا عیسیٰ علیہ السلام ہی دیں گے۔

کرسمس کا آغاز اور اِس میں شرکت

سیدنا عیسیٰ عَلٰی نَبِيِّنَا وَعَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی ولادت کس تاریخ کو ہوئی؟ اس حوالے سے قرآن و سنت میں کوئی تصریح نہیں، بلکہ عیسائیوں کے پاس موجود کتابوں میں بھی تاریخِ ولادت کی کوئی تعیین نہیں۔ آپ کی ولادت کے صدیوں بعد عیسائیوں نے خود ہی یہ طے کیا کہ آپ کی پیدائش کے حوالے سے 25 دسمبر کو جشن منایا جائے گا، اب دنیا بھر میں عیسائی 25 دسمبر کو "کرسمس" کے نام سے سیدنا عیسیٰ عَلٰی نَبِيِّنَا وَعَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کا یومِ ولادت مناتے ہیں اور بہت ساری بے ہودہ اور کفریہ رسمیں بھی پوری کرتے ہیں۔

کرسمس کی مبارک باد: Happy Christmas (کرسمس کی مبارک باد) اور کیک کاٹنے کے شرعی حکم کی وضاحت سے پہلے "مبارک باد" کے لفظ پر غور کیجیے کہ یہ برکت کی دُعا ہے، اب اپنے ضمیر سے پوچھیے: کیا ضمیر گوارا کرتا ہے کہ ہم کافر سے کہیں: اللہ تجھے برکت اور بھلائی دے۔ بہر حال شرعی حکم یہ ہے کہ:

- اگر کوئی مسلمان جائز طریقے سے کسی عیسائی کے سامنے سیدنا علیہ السلام کی پیدائش پر خوشی کا اِظہار کرے اور عیسائیوں کے اِس تہوار کی تعظیم ہرگز مقصود نہ ہو تو کسی حد تک جائز ہو سکتا ہے، لیکن اس کے نتیجے میں جو صورتِ حال پیدا ہو رہی ہے اُس کی وجہ سے (سدِّ ذرائع کے تحت) علما یہ بھی ممنوع قرار دیتے ہیں۔

- مدارات کے نام پر اُن کی عبادت گاہوں میں جانا، یا اُن کی مذہبی رسومات میں شرکت کرنا یا اُنھیں دُعا دینا بلاشبہ حرام ہے۔[1]
- جب کہ بعض صورتیں ایسی بھی ہیں کہ اُن میں کفر لازم آتا ہے، مثلاً:
  - کفار کے کسی مذہبی تہوار کو اچھا اور جائز سمجھنا۔
  - یا اُن کے مذہبی تہوار کی وُقعت اور شان و شوکت بڑھانے کے لیے اُس میں شرکت کرنا۔
  - یا اُن کے مذہبی تہوار کے موقع پر صرف تہوار کی وجہ سے خریداری وغیرہ کرنا۔
  - یا اُن کی کسی ایسی رسم کو اچھا سمجھ کر پورا کرنا جو کفر و شرک پر مشتمل ہو...اِن تمام صورتوں میں کفر لازم آتا ہے۔[2]

کفار سے اعراض کا حکم: بے دینوں کے پاس بیٹھنے سے متعلق ارشادِ خداوندی ہے: وَاِذَا رَاَیْتَ الَّذِیْنَ یَخُوْضُوْنَ فِیْٓ اٰیٰتِنَا فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتّٰی یَخُوْضُوْا فِیْ حَدِیْثٍ غَیْرِهٖ وَاِمَّا یُنْسِیَنَّكَ الشَّیْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰی مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ۔ ”اے سننے والے! جب تُو ان لوگوں کو دیکھے جو ہماری آیتوں میں بے ہودہ گفتگو کرتے ہیں تو اُن سے منہ پھیر لے جب تک وہ کسی اور بات میں مشغول نہ ہو جائیں اور اگر شیطان تمہیں بھلا دے تو یاد آنے کے بعد ظالموں کے پاس نہ بیٹھ۔“[الانعام6:68]

اُنھیں میں سے ہے: سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ رحمتِ عالَم ﷺ سے روایت کرتے ہیں: مَنْ كَثَّرَ سَوَادَ قَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ، وَمَنْ رَضِيَ عَمَلَ قَوْمٍ كَانَ شَرِيكًا فِيْ عَمَلِهِمْ... جو کسی قوم کا مجمع بڑھائے وہ اُنہیں میں سے ہے، اور جو کسی قوم کے عمل کو پسند کرے وہ اُن کے عمل میں شریک ہے۔(الفردوس بمأثور الخطاب للدیلمی، حدیث:5621)

ظالموں کی بستی: رسول اللہ ﷺ غزوۂ تبوک کے لیے تشریف لے جاتے ہوئے مقامِ حِجر سے گزرے، یہ وہی جگہ ہے جہاں سیدنا صالح علیہ السلام کی قوم ”ثمود“ کو اپنے نبی کی نافرمانی کے سبب تباہ کیا گیا تھا۔

شہزادۂ فاروقِ اعظم سیدنا عبد اللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب اِس مقام پر پہنچے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «لَا تَدْخُلُوْا مَسَاكِنَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا أَنْفُسَهُمْ إِلَّا أَنْ تَكُوْنُوْا بَاكِيْنَ، أَنْ يُصِيْبَكُمْ مَا أَصَابَهُمْ.» یعنی ”اپنی جانوں پر ظلم کرنے والوں کی بستی سے روتے ہوئے ہی گزرنا، اس خوف سے کہ تمہیں بھی وہ عذاب پہنچے جو اُنھیں پہنچا۔“ پھر آپ نے اپنا سرِ انور جھکا لیا اور رفتار تیز فرما کر اُس علاقے کو طے کیا۔(صحیح بخاری، حدیث:3381)

---

[1] سیدنا عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: "مَنْ بَنٰى بِبِلَادِ الْأَعَاجِمِ وَصَنَعَ نَيْرُوزَهُمْ وَمِهْرَجَانَهُمْ وَتَشَبَّهَ بِهِمْ حَتّٰى يَمُوْتَ وَهُوَ كَذٰلِكَ حُشِرَ مَعَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ". (سنن کبریٰ بیہقی، حدیث:18863)

[2] مزید دیکھیے: فتاویٰ رضویہ، جلد:21، صفحہ:188۔ بہارِ شریعت، حصہ:9، ص:466۔ فتاویٰ تاج الشریعہ، ج:2، ص:104

حرفِ آخر

جب اللہ تعالیٰ کسی شخص پر عظیم انعام فرمائے تو جہاں یہ اُس شخص کے لیے خوشی کی بات ہے وہاں اُس پر یہ لازم ہے کہ وہ نعمت کی قدر بھی کرے؛ کیونکہ قدر اور شکر سے مالکِ کریم راضی ہوتا ہے اور احسانات میں اِضافہ فرماتا ہے... جب کہ ناقدری اور ناشکری سے ناراض ہوتا ہے اور نعمتوں سے برکت ختم ہو جاتی ہے۔

سرکارِ دو عالم ﷺ ربّ تعالیٰ کی سب سے بڑی نعمت ہیں، اللہ کریم نے اپنے محبوبِ مکرم ﷺ کا اُمّتی بنا کر ہم پر بہت بڑا اِحسان فرمایا ہے۔ ہم پر لازم ہے کہ اِس احسان کی قدر کریں۔ چنانچہ:

⇐ سرکارِ دو عالم ﷺ سے اپنا تعلق مزید پختہ کریں۔

⇐ نبی کریم ﷺ کا دین سیکھیں اور اُس پر عمل کریں۔

⇐ دینی تقاضوں کو سمجھیں اور ہمیشہ ذاتی و سیاسی مفادات پر دین کو ترجیح دیں۔

⇐ پیارے وطن ملکِ پاکستان میں نظامِ مصطفیٰ ﷺ کے نفاذ کے لیے کوشش کریں۔

⇐ اسلام سے بے پناہ محبت کریں اور ہر قسم کے کفر سے مکمل نفرت کریں۔

⇐ کفار کے مذہبی تہواروں میں شرکت سے مکمل اجتناب کریں اور اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کی اِس بات کو ہمیشہ پیشِ نظر رکھیں

اُنھیں جانا اُنھیں مانا، نہ رکھا غیر سے کام
للہ الحمد میں دُنیا سے مسلمان گیا

اللہ تعالیٰ سرکارِ دو عالم ﷺ کے صدقے میں اُمّتِ مسلمہ کو دینی تقاضے سمجھنے اور اُنھیں پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے... ہمیں کسی بھی طرح کفار سے مرعوب ہونے کے بجائے اسلام اور اسلامی تہذیب پر فخر کرنے والا بنائے۔ ربّ تعالیٰ فقرِ بوذر اور زورِ حیدر کے صدقے میں پاکستانی حکام سمیت تمام مسلم حکمرانوں کو دینی غیرت عطا کرے۔ مالکِ کریم تمام پریشان حال مسلمانوں کو خوشیاں عطا فرمائے، مُلکِ پاکستان کو ہر قسم کے بحرانوں سے نجات دے اور کشمیر و فلسطین سمیت دنیا بھر کے دیگر مظلوم مسلمانوں کی مدد فرمائے۔

آمین بجاہ النبیّ الکریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم